اسلام کا معاشی نظام

جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر مفتی سید شجاعت علی قادری

(دوسری قسط)

۱۔ملکیت زمین

اسلام زمین کی شخصی اور انفرادی ملکیت کے حق میں ہے ۔حضرت ابو ہریرہؓ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ۔

من كانت له ارض فليزرعهااوليمنحهافان ابى فليمسك ارضه(۵)

ترجمہ:جس کے پاس زمین ہو اس کو چاہئے کہ خود کاشت کرے یا دوسرے کو کاشت کے لئے مفت بطور احسان دے دے،اور اگر دونوں باتوں میں سے کسی کے لئے تیار نہیں تو اپنی زمین کو روکے رکھے۔

اب اگر انسان زمین کا خود مختار مالک نہ ہوتا تو یہ فرمایا جاتا کہ وہ زمین ضرور دوسرے کو دے دے،مگر یہاں فرمایا گیا ہے اگر وہ چاہے تو اپنی زمین کو بلا کاشت اپنے پاس رہنے دے۔

۲۔زمین کا کرایہ یا بٹائی پر دینا:

زمین کو کرائے یا بٹائی پر دینا اسلامی نقطہ نگاہ سے درست ہے اگر چہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اس کو اپنے تقوی کی بنیاد پر درست نہیں سمجھتے تھے۔لیکن خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ،خلفائے راشدین ،صحابہ،تابعین، تبع تابعین ،مجتہدین کے متواتر عمل سے اس کا جواز ثابت ہے۔چنانچہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت ہے۔

ان رسول الله عليه وسلم اعطا فى خيبر اليهود على ان يعملوها ويزرعوها ولهم شطر ماخرج منها(٦)

ترجمہ:بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو خیبر کی زمین اس شرط پر دی کہ وہ اس میں کاشت کریں اور جو پیداوار ہو وہ نصف بٹائی پر ہو۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ:۔

ان المزارع فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانوایکرون مزارعھم(۷)

ترجمہ: مالکان زمین حضور اکرم ﷺ کے عہد میں اپنی زمینوں کو کرایہ پر دیا کرتے تھے۔

حضرت حنظلہؒ بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے رافع بن خدیج سے زمین کو کرایہ پر دینے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔ میں نے کہا کیا سونے چاندی کے عوض بھی؟ تو انہوں نے کہا کہ اس میں حرج نہیں۔

ابوجعفرؒ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں مہاجرین کا کوئی گھر ایسا نہ تھا جو چوتھائی یا تہائی حصہ کی بٹائی پر زمین کاشت نہ کرتا ہو۔(۸)

مزارعت ومساقاۃ:

زراعت کو عام بنانے کے لئے اسلام نے مال گذاری میں تخفیف کو مدنظر رکھا ہے اور اس امر کی پوری رعایت رکھی گئی ہے کہ کاشت کار اور محنت کش زائد سے زائد اپنی محنت کا پھل خود حاصل کرسکیں ۔اگر زمین ذاتی ملکیت ہے تو عشری ہوگی یا خراجی ۔اگر عشری ہے تو پیداوار پر اس کا دسواں حصہ حکومت بطور عشر وصول کرے گی اور اگر خراجی ہے تو سال میں صرف ایک مرتبہ اس کا خراج وصول کیا جائے گا اور اگر زمین حکومت کی ہے اور وہ اجارہ پر کاشت کراتی ہے یا کسی فرد کی ملکیت ہے وہ اجارہ پر کاشت کرتا ہے تو اگر نقد لگان پر زمین کو دیا ہے تو وہ سال میں صرف ایک مرتبہ ہی لیا جائے گا اس کو ''استکراء الارض،، کہتے ہیں اور اگر بٹائی پر دیا ہے تو ہر فصل کے اٹھاتے وقت دینا ہوگا۔اگر یہی معاملہ باغات کی پیداوار کے ساتھ ہو تو یہ ''مساقاۃ،، کہلاتا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمین کا مالیانہ وصول کرنے کے سلسلے میں ایک موقعہ پر فرمایا:۔

"فخذہ فی رفق وتسکین اھل الارض،،

ترجمہ: تم یہ ''محصول،، زمینداروں سے نرمی اور سکون سے وصول کرنا۔

زمینداری کے نظام میں انتہائی غوروفکر کی ضرورت ہے۔اگر غور کیا جائے تو سردست ہمارے ملک کی خوشحالی اور ترقی اسی نظام سے وابستہ ہے''اس میں ترغیب وتحریص کے ذریعہ دیہی آبادی کو شہروں کی طرف منتقل ہونے اور زرعی زمینوں کو سکنی زمینوں میں تبدیل کرنے سے روکا جاسکتا ہے۔

زمین کا کرایہ:

اسلامی ریاست کا سربراہ جن سرکاری زمینوں کو سالانہ اجرت(لگان)مقرر کرکے کاشت کے لئے

دے دے اوران سے جومحصول وصول ہوگا، اسلام کے مالیاتی نظام میں اس کا نام کراء الارض ہے۔

یہ ایسی زمینیں ہوتی ہیں جولاوارث ہوکر بیت المال کی جانب ہو جاتی ہیں یا لشکرکشی کے بعد وقف المسلمین بن کراجیروں کو مقررہ اجرت پر دے دی جائیں۔ اسلامی فقہ کی اصطلاح میں ایسی زمینوں کو ''ارض المملکت یا ارض حوزہ،، کہتے ہیں۔(۹)

''کراء الارض،، کا فقہی ثبوت انہیں آیات واحادیث سے ملتا ہے جو خراج اور عشر کو شامل ہیں۔ اسلامی مالیاتی نظام میں اس قسم کا دوسرا نام ''الاقطاع،، بھی ہے۔

حضرت عمرؓ کے زمانے میں کراء الارض کی آمدنی ۹،۰۰۰،۰۰۰ درہم تھی۔ جبکہ حضرت عثمانؓ کے زمانے میں یہ بڑھ کر ۵۰،۰۰۰،۰۰۰ درہم ہوگئی۔(۱۰)

عشر......زرعی پیداوار کی نقل وحمل پر عشور:

خذانت منهم كمايأخذون من تجار المسلمين وخذمن اهل الذمة نصف العشر، ومن المسلمين من كل اربعين درهما مازادفبحسابه (۱۱)

ترجمہ: ان سے اتنا ہی وصول کیا جائے جتنا وہ مسلمان تاجروں سے وصول کرتے ہیں اہل ذمہ سے نصف عشر۴۰/ ا لیجئے اور مسلمانوں سے ہر چالیس درہم پر ایک درہم وصول کریں اور جتنا اس پر زائد ہو، اس سے اسی حساب سے وصول کیجئے۔

حضرت عمرؓ نے اپنے اس فرمان میں نہ صرف غیر مسلموں بلکہ جو مسلمان یا ذمی دارالحرب اور دارالاسلام کے درمیان تجارتی کاروبار کو جاری رکھتے ہیں ان پر بھی ٹیکس لگایا ہے۔ البتہ یہ رعایت دی کہ جس تاجر سے سال میں ایک مرتبہ ٹیکس (عشور) وصول کرلیا جائے وہ اس کے بعد سال میں جتنی بار بھی آئے اس سے دوبارہ نہ لیا جائے۔ پہلی وصولی کے بعد انہیں سال بھر کے لئے رسید لکھ کر دے دی جاتی تھی۔(۱۲)

اس سلسلے میں ایسے مال کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ دوسو درہم یا بیس مثقال کی قیمت سے کم نہ ہو۔ فقہاء اسلام نے اس درآمد ٹیکس کے جواز کے لئے یہ دلیل پیش کی ہے کہ یہ محصول اسلامی ریاست کی اس حفاظت کا معاوضہ ہے جو وہ درآمد کنندگان کو مہیا کرتی ہے امام سرخسی لکھتے ہیں ''عاشر وہ ہے جس کو امیر نے تاجروں سے صدقات (عشور) وصول کرنے اور انہیں چوروں کی مقاومت سے بچانے کے لئے

راستہ پر متعین کیا ہو،،(۱۳)

خراج

اسلامی ریاست کی آمدنی کا ایک دوسرا نہایت اہم ذریعہ خراج ہے یہ آمدنی زمینوں سے حاصل ہوتی ہے۔

خراجی زمین :

خراجی زمینیں آٹھ ہیں:۔

۱۔وہ زمینیں جنہیں مجاہدین اسلام نے بزور شمشیر فتح کیا ہو اور پھر یہ زمینیں اس علاقہ کے ذمیوں کو کھیتی باڑی کے لئے بغرض خراج دے دی جائیں۔مثلاً سواد عراق اور مصر وغیرہ کی اراضی۔

۲۔وہ بے کار زمین جسے ذمی نے اسلامی ریاست کے سربراہ کی اجازت سے قابل کاشت بنایا ہو یا اس ذمی نے جہاد اسلامی میں لشکر اسلامی کی مدد کی ہو اور امیر یا سربراہ نے زمین کا کوئی ٹکڑا بطور انعام دیا ہو۔

۳۔ذمی کے گھر کے باغ کی زمین خواہ اسے عشری پانی سے سیراب کرے۔

۴۔اس کافر قوم کی زمین جس نے خراج پر مسلمانوں سے صلح کی ہو۔

۵۔جو زمین خراجی پانی سے سیراب ہو۔

۶۔جو زمین مسلمان نے ذمی یا کافر سے خریدی ہو۔

۷۔وہ عشری زمین جو خراجی پانی سے سیراب ہو۔

۸۔مسلمان کے گھر کے باغ کی زمین جسے خراجی پانی سے سینچا گیا ہو۔(۱۴)

مذکورہ بالا اراضی سے جو محصول یا ٹیکس یا مال گزاری وصول ہو گا وہ خراج کہلائے گا(۱۵)امام ابو یوسف کی رائے میں ”خراج،، دراصل ”فئی،، ہی کی ایک قسم ہے کیونکہ اگر معمولی جنگ کے آغاز کے بعد کفار مغلوب ہو کر صلح کر لیں اور اپنی اراضی کا خراج مسلمانوں کو دینا شروع کر دیں تو ”فئی،، ہی شمار ہو گا۔وہ لکھتے ہیں:۔

واما الفی یاامیر المومنین فهوالخراج عندنا،خراج الارض والله اعلم(١٦)

ترجمہ:اے امیر المومنین ہمارے نزدیک مال فئی سے مراد زمین کا خراج ہے اور اللہ تعالی بہتر جانتے ہیں۔

خراج کے شرعی دلائل:

اس سورت میں خراج کا ثبوت بھی قرآن مجید کی نص سے ملتا ہے:۔

مآافآء اللہ علی رسولہ من اهل القری فللہ وللرسول ولذی القربی والیتمی والمسکین وابن السبیل کی لایکون دولة بین الاغنیآء منک (سورۃ الحشر: ٦)

ترجمہ: جولوٹا دیا اللہ نے اپنے رسول ﷺ پر بستیوں والوں (کفار) سے وہ اللہ تعالی کے لئے اور رسول ﷺ کے لئے اور رسول ﷺ کی قرابت والوں کے لئے اور یتیموں محتاجین اور مسافروں کے لئے ہے تا کہ دولت تم میں سے دولت مندوں ہی کے درمیان دائر اور محصور نہ رہے۔

خراج کی دوسری شرعی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے۔آپ نے خیبر کا علاقہ فتح کرنے کے بعد وہاں کے باشندوں کو خراج مقاسمہ پر دیا تھا۔

ثم رفعھا رسول اللہ بارضھا ونخلھا الی اھلھا مقاسمة علی النصف ممایخرج من الثمر والحب وولی علیھم فی ذلک عبداللہ بن رواحة (١٧)

ترجمہ: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمینیں اور کھجوریں ان کے مالکان کے پاس پھلوں اور غلہ کے نصف خراج پر انہیں دیں اور اس کی وصولی وغیرہ کے لئے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالی عنہ کو مقرر فرمایا۔

تیسری دلیل حضرت عمرؓ کا عمل ہے جنہوں نے سوادعراق اور شام کی زمینیں ان کے اصل مالکان کے پاس خراج پر رہنے دیں (۱۸)

حضرت عمرؓ کے زمانے میں عراق کا خراج دس کروڑ بیس ہزار درہم ،شام کا ایک کروڑ چالیس لاکھ دینار اور مصر کا ایک کروڑ بیس لاکھ دینار تھا۔(۱۹)

حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ کے ذریعے عراق کی تمام زمین کی پیمائش کرائی اور خراج بالمساحہ مقرر کیا۔انگور کے باغات پر دس درہم فی جریب،کھجور کے باغات پر آٹھ درہم ،گیہوں کے کھیت پر چار درہم اور جو کے کھیت پر دو درہم وغیرہ۔(۲۰)

امام ابوحنیفہ کے نزدیک خراج کا کوئی نصاب نہیں۔یہ عشر کی طرح ہر قلیل وکثیر مقدار پر ہے۔(۲۱)

حضرت امام ابویوسفؒ کے نزدیک خراج بالکل عشر کی طرح اسی پیداوار پر ہوگا جس کی مقدار یا قیمت پانچ وسق کے برابر ہو۔(۲۲)

حواشی

۵۔صحیح بخاری ومسلم باب الزراعۃ وابن ماجہ ۔کتاب المزارعۃ ،کتاب الزارعۃ والمساقاۃ۔مشکوۃ،کتاب البیوع ،باب المساقاۃ والمزارعۃ

۶۔بخاری کتاب الرراعۃ (۱۱)وشروط وھوں ۲۷۰۸بخاری حدیث ۱۸صحیح مسلم،کتاب المساقاۃ والمزارعۃ ۔حدیث نمبر۴

۷۔ابی داؤدو نسائی۔کتاب الزراعۃ والمزارعۃ والمساقاۃ۔مشکوۃ،کتاب البیوع ،باب المساقاۃو المزارعۃ ۔

۸۔بخاری کتاب الزراعۃ:۸

۹۔کتاب الخراج:باب تقبیل السوادص:۱۱۴

۱۰۔ابن عابدین :ردالمحتارجلد۳،باب العشر والخراج والجزیہ ص۲۵۳الماوردی :الاحکام السلطانیہ مطبعۃ الوطن ۱۲۹۸ھ ص۱۸۳

۱۱۔المخطط والاثار مطبعۃ النیل ۱۳۲۴ھ جلداص ۱۵۵

۱۲۔امام ابویوسف:کتاب الخراج ص ۱۳۵

۱۳۔ابوعبید:کتاب الاموال ص۵۳۴،امام مالک الموطاباب زکاۃالعروض

۱۴۔شمس الائمہ سرخسی :المبسوط ،جلد۲باب العشرص۱۹۹

۱۵۔نورالدرایہ من عین الھدایہ،ج۔۱،قسط۱۵،ص/۲۳

۱۶۔ابویوسف :کتاب الخراج،قاھرہ ص۶۔

۱۷۔ابویوسف :کتاب الخراج،ص:۶

۱۸۔البلاذری ،ابوالحسن:فتوح البلدان،قاھرہ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۲،ص/۳۴

۱۹۔ابویوسف:کتاب الخراج ،ص۲۵

۲۰۔مقدمہ ابن خلدون (اردوترجمہ)،نفیس اکیڈمی،کراچی،جلداص۳۹۴

۲۱۔ابویوسف:کتاب الخراج ،ص۲۶

۲۲۔ایضاص/۵۲

....

☆مکتبتك المنزلیة ھی بستانك الوارف وحدیقتك الغضراء تتنزہ فیھا مع العلماء والحکماء والادباء

القسم العربى

مجلة الفقة الاسلامى

تصدر من

اكاديمية الفقة الاسلامى المعاصر

ص ب ١٧٧٧٧ گلشن اقبال

كراتشي پاكستان

رئيس التحرير

الاستاذ الدكتور / نور احمد شاهتاز

......☆.......

مساعد رئيس التحرير

الاستاذ امام نصير الدين نصير　　　الدكتور محمد صحبت خان

فهرس الموضوعات

☆ [illegible] واجتنب سؤال الناس والتجارة خير من [illegible] مالك والتصدق في [illegible] ☆